بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
فون ۴۲۹
اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَاءُ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا
رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴
روزنامہ الفضل ربوہ
بروز منگل
ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی
The Daily ALFAZL RABWAH
قیمت فی پرچہ ۲۰ پیسے
جلد ۵۸/۲۳ | ۹ ربیع ۱۳۸۹ھ ۔ ۵ احسان ۱۳۴۸ہش ۔ ۵ جون ۱۹۶۹ء | نمبر ۱۲۵

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۵ احسان (جون) سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع منظر ہے کہ:۔

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

احباب جماعت بالالتزام دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضور کو ہر طرح صحت و عافیت سے رکھے اور ہمیشہ اپنی تائید و نصرت سے نوازتا رہے۔ آمین

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کچھ عرصہ کے لئے لاہور تشریف لے گئی ہیں۔ طبیعت بلڈ پریشر کی وجہ سے بالعموم ناساز رہتی ہے۔

احباب جماعت بالالتزام درد و الحاح کے ساتھ حضرت سیدہ مدظلہا کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعائیں جاری رکھیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کا بابرکت سایہ تا دیر ہمارے سروں پر سلامت رکھے۔ آمین

خاکسار کی والدہ صاحبہ محترمہ کچھ عرصہ سے شدید بیمار ہیں اور سی۔ ایم۔ ایچ لاہور میں بغرض علاج داخل ہیں۔ حالت تشویشناک ہے۔ جملہ احباب جماعت کی خدمت میں عاجزانہ درخواست ہے کہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے محترمہ والدہ صاحبہ کو معجزانہ طور پر شفائے کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین۔

تنویر احمد جاوید
سابق قائد خدام الاحمدیہ ضلع لاہور

پچھلے چند روز سے میرے والد صاحب محترم مولوی ظہور حسین صاحب سابق مبلغ بخارا کی طبیعت خراب ہے۔ کچھ سانس کی تکلیف ہے جس کی وجہ سے صحت کافی کمزور ہو گئی ہے احباب جماعت سے درخواست ہے کہ والد محترم کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔
(ملک کریم ظفر۔ نیویارک۔ امریکہ)

صاحبزادہ مرزا فرید احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ کی صحتیابی کیلئے

دعا کی تحریک!

حضرت سیدہ منصورہ بیگم صاحبہ مدظلہا حرم سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ اپنے فرزند صاحبزادہ مرزا فرید احمد صاحب کی صحتیابی کیلئے دعا کی تحریک کرتے ہوئے رقم فرماتی ہیں:۔

"عزیزم مرزا فرید احمد سلمہ اللہ تعالیٰ چار پانچ یوم سے بیمار ہیں۔ بخار ابھی تک نارمل نہیں ہوا۔ خون اور گردے میں انفیکشن کافی ہے۔ احباب جماعت عزیزم مرزا فرید احمد سلمہ کی کامل صحت کے لئے دعا فرمائیں"

جملہ احباب خاص توجہ اور التزام سے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے محترم صاحبزادہ صاحب کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

بحرِ حکمت کے موتی، جوامع الکلم، جواہر الکلام

جو بندہ اللہ پر توکّل کرتا ہے تو اللہ اپنے اس بندے کے لئے کافی ہے

اگر تم اللہ پر صحیح معنوں میں توکّل کرو تو وہ تمہیں پرندوں کی طرح رزق دے گا

ارشادِ باری تعالیٰ

وَمَنْ یَّتَّقِ اللّٰہَ یَجْعَلْ لَّہٗ مَخْرَجًا ۙ وَّیَرْزُقْہُ مِنْ حَیْثُ لَا یَحْتَسِبُ ؕ وَمَنْ یَّتَوَکَّلْ عَلَی اللّٰہِ فَہُوَ حَسْبُہٗ ؕ
(الطلاق آیات ۳،۴)

ترجمہ:۔ اور جو شخص اللہ کا تقویٰ اختیار کرے گا اللہ اس کے لئے کوئی نہ کوئی رستہ نکال دے گا اور اس کو وہاں سے رزق دے گا جہاں سے رزق آنے کا اُسے خیال بھی نہیں ہوگا۔ اور جو کوئی اللہ پر توکّل کرتا ہے وہ (یعنی اللہ) اس کے لئے کافی ہے۔

حدیث النبی صلی اللہ علیہ وسلم

لَوْ اَنَّکُمْ تَتَوَکَّلُوْنَ عَلَی اللّٰہِ حَقَّ تَوَکُّلِہٖ لَرَزَقَکُمْ کَمَا یَرْزُقُ الطَّیْرَ تَغْدُوْ خِمَاصًا وَّتَرُوْحُ بِطَانًا۔
(ترمذی)

ترجمہ:۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تم اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کرو جیسا کہ توکّل اور بھروسہ کا حق ہے تو وہ تم کو اس طرح رزق دے گا جیسا کہ پرندوں کو رزق دیتا ہے کہ صبح کو بھوکے نکلتے ہیں اور شام کو پیٹ بھرے اپنے گھونسلوں میں آجاتے ہیں۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

"..... جب مجھے حضرت والد صاحب مرحوم کی وفات کی نسبت اللہ جلّ شانہ کی طرف سے ... الہام ہوا ... تو بشریت کی وجہ سے مجھے خیال آیا کہ بعض وجوہ آمدن حضرت والد صاحب کی زندگی سے وابستہ ہیں پھر نہ معلوم کیا کیا ابتلاء ہمیں پیش آئے گا۔ تب اُسی وقت یہ دوسرا الہام ہوا:۔

"اَلَیْسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبْدَہٗ"

یعنی کیا خدا اپنے بندے کو کافی نہیں ہے؟ اور اِس الہام نے عجیب سکینت اور اطمینان بخشا اور فولادی میخ کی طرح میرے دل میں دھنس گیا۔ پس مجھے اُس خدائے عزّوجلّ کی قسم ہے جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ اُس نے اپنے اِس مبشرانہ الہام کو ایسے طور سے مجھے سچا کر کے دکھلایا کہ میرے خیال اور گمان میں بھی نہ تھا۔ میرا وہ ایسا متکفّل ہوا کہ کبھی کسی کا باپ ہرگز ایسا متکفّل نہیں ہوگا۔ میرے پر اُس کے وہ متواتر احسان ہوئے کہ بالکل محال ہے کہ میں ان کا شمار کر سکوں۔ اور میرے والد صاحب اُسی دن بعد غروب آفتاب فوت ہو گئے۔ یہ ایک پہلا دن تھا جو میں نے بذریعہ خدا کے الہام کے ایسا رحمت کا نشان دیکھا جس کی نسبت میں خیال نہیں کر سکتا کہ میری زندگی میں کبھی منقطع ہو۔ میں نے اِس الہام کو انہی دنوں میں ایک نگینہ میں کھدوا کر اس کی انگشتری بنائی جو بڑی حفاظت سے اب تک رکھی ہوئی ہے۔"
(کتاب البریہ صفحہ ۱۹۵ حاشیہ)

پبلشر:۔ مسعود احمد ۔ پرنٹر:۔ سید عبدالحی ۔ مطبع:۔ ضیاء الاسلام پریس ربوہ ۔ مقامِ اشاعت:۔ دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ

روزنامہ الفضل ربوہ

۹ رجب ۱۳۹۹ھ

۵۔احسان ۱۳۵۸ ہش

۵ جون ۱۹۷۹ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فضل کو جذب کرنے اور پاک ہونے کے تین ذرائع

اللہ تعالیٰ نے قرآنِ مجید میں بعض ایسے لوگوں کا ذکر کیا ہے جو عُجب و پندار میں مبتلا ہو کر خود اپنے آپ کو گناہوں سے پاک قرار دیتے اور اپنے نیک ہونے پر گھمنڈ کرتے ہوئے اپنی مزعومہ نیکی کا ڈھنڈورہ پیٹتے ہیں۔ ایسے لوگوں کو خدا تعالیٰ نے غلطی خوردہ قرار دیا ہے۔ چنانچہ وہ اِس گھمنڈ پر ناراضگی کا اظہار کرتے ہوئے فرماتا ہے:۔

اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ يُزَكُّوْنَ اَنْفُسَهُمْ ۭ بَلِ اللّٰهُ يُزَكِّيْ مَنْ يَّشَاۗءُ وَلَا يُظْلَمُوْنَ فَتِيْلًا ۝ (النساء آیت ۵۰)

ترجمہ:۔ کیا تجھے اُن لوگوں کا حال معلوم نہیں جو اپنے آپ کو پاک قرار دیتے ہیں (ان کا یہ حق نہیں) بلکہ اللہ جس کو پسند کرتا ہے اس کو پاک قرار دیتا ہے۔ اور (اُن پر) کھجور کی گٹھلی کی لکیر کے برابر بھی ظلم نہیں کیا جائے گا۔

یہ تو اُن لوگوں کا ذکر ہے جو آسمانی ہدایت کو قبول نہیں کرتے تھے اور اپنے مزعومہ طریق پر نیک کام بجالانے کی وجہ سے اپنے آپ کو نیک قرار دیتے تھے اللہ تعالیٰ نے تو خود مسلمانوں کو بھی جو نیک اعمال بجالاتے تھے خبردار فرمایا کہ وہ ان نیک اعمال پر نازاں نہ ہوں اور ان کی وجہ سے اپنے آپ کو پاک اور مطہر قرار نہ دیں چنانچہ فرمایا:۔

فَلَا تُزَكُّوْٓا اَنْفُسَكُمْ ۭ هُوَ اَعْلَمُ بِمَنِ اتَّقٰى ۝ (النجم آیت ۳۳)

ترجمہ:۔ پس اپنی جانوں کو پاک مت قرار دو متقیوں کو اللہ ہی خوب جانتا ہے۔

اِس کا مطلب یہ ہرگز نہیں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جن مسلمانوں کو اپنے نفسوں کو پاک قرار دینے سے منع فرمایا وہ پاک نہیں تھے۔ پاک تو وہ تھے اور ضرور تھے لیکن ان کا پاک ہونا ان کے نیک اعمال کی وجہ سے نہیں تھا بلکہ اِس وجہ سے تھا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے انہیں نیک اعمال بجالانے کی توفیق دے کر اور ان کے اعمال کو قبول فرما کر انہیں پاک کر دیا تھا۔ اگر ان کے اعمال بظاہر پہاڑوں کے برابر بھی ہوتے پر وہ عنداللہ قبول کئے جانے کے لائق نہ ہوتے تو وہ کبھی پاک نہ ہو سکتے اِسی لئے خدا تعالیٰ نے ان پر یہ حقیقت واضح فرمائی کہ خدا تعالیٰ کے فضل کے بغیر کوئی شخص پاک نہیں ہو سکتا۔ چنانچہ فرمایا:۔

وَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهٗ مَا زَكٰى مِنْكُمْ مِّنْ اَحَدٍ اَبَدًا ۙ وَّلٰكِنَّ اللّٰهَ يُزَكِّيْ مَنْ يَّشَاۗءُ ۭ وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ۝ (النور آیت ۲۲)

ترجمہ:۔ اور اگر اللہ کا فضل اور رحم تم پر نہ ہوتا تو کبھی بھی تم میں سے کوئی پاکباز نہ ہوتا لیکن اللہ جس کو چاہتا ہے پاکباز بنا دیتا ہے اور اللہ بہت سننے والا اور بہت جاننے والا ہے۔

اِن آیات سے ظاہر ہے کہ کوئی شخص بھی اپنے زور سے پاک نہیں بن سکتا۔ پاک وہی بنتا ہے جس پر خدا تعالیٰ فضل نازل فرمائے۔ اور فضل نازل فرمانے یا نازل نہ فرمانے میں کسی پر کھجور کی گٹھلی کی لکیر کے برابر بھی ظلم نہیں کرتا۔ اِس سے ظاہر ہے کہ فضل وہ انہی پر نازل کرتا اور انہیں ہی پاک بناتا ہے جو اُس کی نگاہ میں اس کے مستحق ہوں۔ وہ کون لوگ ہوتے ہیں؟ اِس کا اللہ تعالیٰ نے قرآنِ مجید میں مختلف جگہ ذکر کیا ہے۔

پہلی بات اِس ضمن میں اُس نے یہ فرمائی ہے کہ اس کا فضل ان لوگوں پر نازل ہوتا ہے جو محبّتِ الٰہی کے زیرِ اثر نیک اعمال بجالاتے ہیں۔ برخلاف اِس کے جو لوگ غیر اللہ میں سے اللہ کے ہمسر بنا کر ان سے ایسی محبت کرتے ہیں جیسی محبت اللہ سے کرنی چاہیئے وہ کیسے ہی اچھے نیک اعمال بجالائیں وہ سب رائیگاں جاتے ہیں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّتَّخِذُ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَنْدَادًا يُّحِبُّوْنَهُمْ كَحُبِّ اللّٰهِ ۭ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَشَدُّ حُبًّا لِّلّٰهِ ۭ وَلَوْ يَرَى الَّذِيْنَ ظَلَمُوْٓا اِذْ يَرَوْنَ الْعَذَابَ ۙ اَنَّ الْقُوَّةَ لِلّٰهِ جَمِيْعًا ۙ وَّاَنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعَذَابِ ۝

(البقرہ آیت ۱۶۶)

ترجمہ:۔ اور بعض لوگ ایسے ہیں جو غیر اللہ میں سے (اللہ کے) ہمسر بناتے ہیں۔ وہ اُن سے اللہ کی محبت کی طرح محبت کرتے ہیں۔ اور جو لوگ مومن ہیں وہ سب سے زیادہ اللہ ہی سے محبت کرتے ہیں۔ اور جو لوگ اس (غیر اللہ سے اللہ کی طرح محبت کرنے کے) ظلم کے مرتکب ہوئے ہیں اگر وہ (اس گھڑی کو) جب وہ عذاب کو سامنے دیکھیں گے (کسی طرح اب) دیکھ لیتے (تو جان لیتے) سب قوت اللہ ہی کو ہے اور یہ کہ اللہ سخت عذاب دینے والا ہے۔

اللہ تعالیٰ کے فضل کا مورد بننے اور پاک ہونے کا دوسرا اہم ذریعہ استغفار اور تیسرا توبہ ہے۔ جو لوگ محبّتِ الٰہی کے زیر اثر نیک اعمال بجالاتے ہیں اور اِس کے باوجود خشیتِ الٰہی کے تحت اللہ تعالیٰ سے استغفار کرنے اور توبہ کرنے میں مصروف رہتے ہیں اللہ تعالیٰ ان پر اپنا فضل نازل کرتا ہے اور اُنہیں ہی اپنی جناب میں پاک قرار دیتا ہے اسی لئے اُس نے استغفار اور توبہ کو اپنا شعار بنانے کی تلقین کرتے ہوئے فرمایا:۔

وَّاَنِ اسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ ثُمَّ تُوْبُوْٓا اِلَيْهِ يُمَتِّعْكُمْ مَّتَاعًا حَسَنًا اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى وَّيُؤْتِ كُلَّ ذِيْ فَضْلٍ فَضْلَهٗ ۭ

(ھود آیت ۴)

ترجمہ:۔ اور یہ کہ تم اپنے رب سے بخشش مانگو اور توبہ کو اپنا شعار بناتے ہوئے اُس کی طرف سچّا رجوع کرو۔ تب وہ تمہیں ایک مقررہ میعاد تک اچھی طرح سے سامان عطا کرے گا اور نیز ہر ایک فضیلت والے شخص کو اپنا فضل عطا کرے گا۔

الغرض اللہ تعالیٰ نے مومنوں کو اُس کا فضل جذب کرنے اور پاک ہونے کے تین ذرائع عطا کئے ہیں ایک محبّتِ الٰہی، دوسرے استغفار اور تیسرے توبہ۔ امامِ آخر الزمان سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اللہ تعالیٰ کی نگاہ میں پاک قرار پانے کے اِن تین ذریعوں کی ماہیت، ان کی اہمیّت اور انقلاب انگیز تاثیرات سے آگاہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"گناہ درحقیقت ایک ایسا زہر ہے جو اُس وقت پیدا ہوتا ہے کہ جب انسان خدا کی اطاعت اور خدا کی پُرجوش محبّت اور محبانہ یادِ الٰہی سے محروم اور بے نصیب ہو اور جیسا کہ ایک درخت جب زمین سے اُکھڑ جائے اور پانی چُوسنے کے قابل نہ رہے تو وہ دن بدن خشک ہونے لگتا ہے اور اس کی تمام سرسبزی برباد ہو جاتی ہے' یہی حال اُس انسان کا ہوتا ہے جس کا دل خدا کی محبت سے اُکھڑا ہوا ہوتا ہے پس خشکی کی طرح گناہ اُس پر غلبہ کرتا ہے۔

اور اِس خشکی کا علاج خدا کے قانونِ قدرت میں تین طور سے ہے (۱) محبّت (۲) استغفار جس کے معنے ہیں دبانے اور ڈھانکنے کی خواہش۔ کیونکہ جب تک مٹّی میں درخت کی جڑ جمی رہے تب تک وہ سرسبزی کا امیدوار ہوتا ہے (۳) تیسرا علاج توبہ ہے۔ یعنی زندگی کا پانی کھینچنے کے لئے تذلّل کے ساتھ خدا کی طرف پھرنا اور اُس سے اپنے تئیں نزدیک کرنا اور معصیت کے حجاب سے اعمالِ صالحہ کے ساتھ اپنے تئیں باہر نکالنا۔ اور توبہ صرف زبان سے نہیں ہے بلکہ توبہ کا کمال اعمالِ صالحہ

(باقی ص۔ پر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ذکرِ الٰہی اور تسبیح و تحمید کی اہمیّت و فضیلت

رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بعض اہم دعائیں

(مکرّم سیّد شمشاد احمد صاحب ناصرؔ مبلّغ مقیم گھانا مغربی افریقہ)

(۲)

(۶) دُنیا و آخرت کی برکات کا مجموعہ

حضرت طارق رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے سُنا جبکہ ایک شخص آپ کی خدمت میں حاضر ہُوا اور عرض کی کہ یا رسول اللہ میں جب اللہ تعالیٰ سے مانگوں تو کس طرح اور کیا چیز مانگوں! آپ نے فرمایا کہ یہ پڑھا کرو:۔

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ وَارْحَمْنِيْ وَعَافِنِيْ وَارْزُقْنِيْ۔

اے اللہ تعالیٰ! میرے گناہ بخش دے اور مجھ پر رحم فرما اور مجھے تندرستی و عافیت عطا فرما اور مجھے رزق عطا فرما! (آمین)

آپ نے مزید ارشاد فرمایا:۔

فَاِنَّ هٰؤُلَاءِ تَجْمَعُ لَكَ دُنْيَاكَ وَاٰخِرَتَكَ۔

کہ یہ کلمات تمہاری دُنیا اور تمہاری آخرت میں بھلائیوں اور برکتوں کو اکٹھا کر دیں گے۔

(۷) حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی ایک مخصوص دُعا

مسلمانوں کے پہلے خلیفہ، خلیفۂ راشد حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کی اے اللہ کے رسول! مجھے کوئی ایسی دعا بتائیں اور سکھائیں جسے میں اپنی نماز میں بھی پڑھا کروں تو آپ نے انہیں یہ دعا سکھائی:۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ ظَلَمْتُ نَفْسِيْ ظُلْمًا كَثِيْرًا وَّلَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ فَاغْفِرْ لِيْ مَغْفِرَةً مِّنْ عِنْدِكَ وَارْحَمْنِيْ اِنَّكَ اَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ۔

یعنی اے اللہ تعالیٰ میں نے اپنی جان پر بہت ظلم کئے ہیں اور تیرے سوا کوئی بھی گناہوں کو معاف نہیں کر سکتا۔ پس تُو اپنے حضور سے مجھے بخش دے اور مجھ پر رحم فرما یقیناً تُو ہی بہت بخشنے والا اور مہربان ہے۔

(۸) دُنیا و آخرت میں عافیت مانگو

حضرت عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں آنجناب صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہُوا اور عرض کی کہ اے اللہ کے رسول (صلے اللہ علیہ وسلم) مجھے بھی بتائیں کہ میں اللہ تعالیٰ سے کیا مانگوں؟ آپؐ نے فرمایا اللہ تعالیٰ سے عافیت مانگو چنانچہ میں کچھ دن ٹھہر گیا اور دوبارہ پھر رسول اللہ کی خدمت میں حاضری دی اور عرض کی یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) میں اللہ تعالیٰ سے کیا مانگوں؟ تو آپؐ نے فرمایا:۔

يَا عَبَّاسُ يَا عَمَّ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَلِ اللّٰهَ الْعَافِيَةَ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ۔

اے عباس! اے اللہ کے رسول کے چچا!! تم دُنیا اور آخرت میں اللہ تعالیٰ سے عافیت مانگو ہمیشہ عافیت کی دعا کرتے رہو۔

(۹) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک مرغوب دُعا

شہر بن حوشب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے اُمّ المومنین رضی اللہ عنہا حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا سے عرض کی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم آپ کے ہاں اکثر اور زیادہ کونسی دعا پڑھا کرتے تھے تو حضرت اُمّ المومنین حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا نے جواباً فرمایا کہ آپؐ کثرت کے ساتھ یہ دعا پڑھا کرتے تھے:۔

يَا مُقَلِّبَ الْقُلُوْبِ ثَبِّتْ قَلْبِيْ عَلٰى دِيْنِكَ۔

اے دلوں پر تصرّف رکھنے والے خدا میرے دل کو اپنے دین پر مضبوطی سے قائم رکھ۔ یعنی ثباتِ قدم عطا فرما۔ (آمین)

(۱۰) حضرت داؤد علیہ السلام کی ایک محبوب دعا

ترمذی کتاب الدعوات میں حضرت ابو دردا رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت داؤد علیہ السلام کی یہ دعا بھی سکھائی۔ حضرت فضلِ عمر خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے برموقع جلسہ سالانہ ۱۹۵۲ء یہ دعا احباب کو بار بار پڑھنے کی طرف توجہ دلائی بلکہ خود سکھائی اور وہ دعا یہ ہے:۔

اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنِيْ حُبَّكَ وَحُبَّ مَنْ اَحَبَّكَ مَا يُقَرِّبُنِيْ اِلَيْكَ وَاجْعَلْ حُبَّكَ اَحَبَّ اِلَيَّ مِنَ الْمَاءِ الْبَارِدِ۔

یعنی اے اللہ تعالیٰ مجھے اپنی محبّت عنایت فرما اور ایسے لوگوں کی محبّت جو تجھ سے محبّت کرتے ہیں اور ایسی محبّت جو مجھے تیرے قریب کر دے اور اپنی محبّت کو زیادہ سکون و اطمینان والی بنا دے میرے لئے ٹھنڈے پانی کی نسبت۔ (آمین)

(۱۱) سیّد الاستغفار

بخاری میں حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سیّد الاستغفار پڑھا کرو۔ جو شخص یہ سیّد الاستغفار اس کی برکات پر یقین رکھتے ہوئے دن کے وقت پڑھے۔ پس اگر وہ اس دن شام سے پہلے فوت ہو جائے تو وہ جنّتیوں میں سے ہوگا اور اسی طرح اگر وہ شخص اسے رات کے وقت پڑھے اس پر یقین رکھتے ہوئے پھر وہ فوت ہو جائے صبح ہونے سے پہلے تو وہ جنّت میں جائے گا۔ آپ نے فرمایا سیّد الاستغفار یہ ہے:۔

اَللّٰهُمَّ اَنْتَ رَبِّيْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ خَلَقْتَنِيْ وَاَنَا عَبْدُكَ وَاَنَا عَلٰى عَهْدِكَ وَوَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ۔ اَبُوْءُ لَكَ بِنِعْمَتِكَ عَلَيَّ وَاَبُوْءُ بِذَنْبِيْ فَاغْفِرْلِيْ فَاِنَّهٗ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ۔

(بخاری)

یعنی اے اللہ تعالیٰ تُو میرا ربّ العزّت ہے تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔ تُو نے مجھے پیدا کیا اور میں تیرا بندہ ہوں اور میں تیرے عہد اور تیرے وعدہ پر قائم ہوں جہاں تک مجھ سے ہوسکا۔ میں تیری پناہ میں آتا ہوں، اس کام کی بُرائی سے جو میں نے کیا۔ میں تیرے حضور اقرار کرتا ہوں اس نعمت کا جو تُو نے مجھ پر کی اور اقرار کرتا ہوں اپنے قصور کا۔ پس تُو میری مغفرت فرما کیونکہ نہیں بخش سکتا گناہوں کو کوئی بھی تیرے سوا۔ (آمین)

(۱۲) حضرت یونس علیہ السلام کی مقبول دُعا۔

ترمذی میں حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حضرت ذوالنون یعنی حضرت یونس علیہ السلام کی دعا جو انہوں نے مچھلی کے پیٹ میں مانگی تھی اگر کوئی مسلم کسی مشکل کے وقت میں اس دعا کو پڑھے گا تو اللہ تعالیٰ یقیناً اس کی دعا کو سُنے گا۔ اس دعا کو نقل کرنے سے قبل میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک اور ارشاد بتانا چاہتا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہوں۔ حضرت ابوہریرہؓ راوی ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص اس بات سے خوش ہو کہ اللہ تعالیٰ مصیبت کے وقت اس کی دعا قبول کرے اس کے لئے ضروری یہ ہے کہ وہ عافیت کے زمانے میں صحت و سلامتی کے زمانے میں آسائش کے زمانے میں اللہ تعالیٰ کے حضور کثرت سے دعا کرے۔ اگر وہ اپنی آسائش کے وقت دعائیں مانگتا رہا ہے تو اللہ تعالیٰ گھبراہٹ اور پریشانی کے وقت اس کی دعا قبول فرمائے گا ویسے بھی حدیثِ نبوی ہے حضرت سلمان فارسیؓ بیان کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی ذات بڑی ہی زندگی بخش ہے وہ کریم بھی ہے اور اس بات سے شرماتا ہے کہ کوئی مسلمان بندہ اس کے پاس دونوں ہاتھ اُٹھا کر دعا کرے پھر وہ ناکام اور نامراد لوٹا دے اللہ تعالیٰ اس بات سے شرم محسوس کرتا ہے ــــ اس کے لئے ضروری یہی ہے کہ انسان ہر حالت میں اللہ تعالیٰ سے دعائیں مانگے۔ آسائش کے زمانہ میں اگر دعائیں کی جاتیں تو کرب و اضطراب کی گھڑیوں میں مولا کریم اس کی دعاؤں کو سُنے گا۔ حضرت یونس علیہ السلام کی دعا یہ ہے :-

لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحَانَكَ اِنِّیْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ

اے اللہ تعالیٰ تیرے سوا کوئی معبود نہیں تو بے عیب ہے یقیناً میں ہی ظالموں میں سے ہوں۔

(۱۳) اسمِ اعظم

ستمبر ۱۹۰۳ء میں جیسا کہ ہیضہ وغیرہ کی امراض کی کثرت تھی۔ سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک دن بوقتِ ظہر ارشاد فرمایا:-

"ہیضہ کے لئے ہم تو نہ کوئی دوا بتلاتے ہیں نہ نسخہ۔ صرف یہ بتلاتے ہیں کہ راتوں کو اُٹھ کر دعا کریں اور اسمِ اعظم۔

رَبِّ كُلُّ شَیْءٍ خَادِمُكَ رَبِّ فَاحْفَظْنِیْ وَانْصُرْنِیْ وَارْحَمْنِیْ

کی تکرار نماز کے رکوع سجود وغیرہ میں اور دوسرے وقتوں میں کریں یہ خدا نے اسمِ اعظم بتلایا ہے۔"

(ملفوظات جلد ششم صفحہ ۱۳۴، صفحہ ۱۳۵)

دعا کا ترجمہ یہ ہے کہ :-

اے میرے ربّ العزّت ہر ایک چیز تیری خدمت گزار ہے۔ اے میرے ربّ العزّت تو میری حفاظت فرما اور میری مدد فرما اور مجھ پر رحم فرما۔ (آمین)

(۱۴) ایک اور دعا

اَللّٰهُمَّ رَحْمَتَكَ اَرْجُوْا فَلَا تَكِلْنِیْ اِلٰی نَفْسِیْ طَرْفَةَ عَیْنٍ وَّ اَصْلِحْ شَاْنِیْ كُلَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ۔

اے میرے ربّ العزّت مَیں تیری رحمت کا امیدوار ہوں پس مت حوالے کر مجھ کو میرے نفس کے ایک لمحہ کے لئے بھی۔ درست کر دے اور سنوار دے میرے سارے کام۔ تیرے سوا کوئی معبودِ حقیقی نہیں!

(۱۵) حرفِ آخر

انسانی زندگی کے وہی لمحات قیمتی ہیں جن میں انسان خدا تعالیٰ کو یاد کرتا رہتا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اُسوۂ حسنہ ہمارے سامنے موجود ہے جو اُمّتِ مسلمہ کے لئے مشعلِ راہ ہے۔ کہ آپ کس طرح اپنے اوقات کو ذکرِ الٰہی اور یادِ الٰہی میں بسر کرتے ہیں۔ ہر دم ہر وقت آپ کا دل خدا تعالیٰ کی طرف جھکا رہتا ہے۔ ہر موقع کے لئے آپ نے اُمّتِ مسلمہ کو راہنمائی فرما دی اور اپنے عزیز اوقات کو ضائع کرنے کی بجائے یادِ الٰہی میں بسر کرنے کی تلقین فرمائی۔ احادیث میں آتا ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ستّر مرتبہ سے بھی زیادہ استغفار روزانہ فرمایا کرتے تھے یہ سب کچھ آپ نے اپنی اُمّت کے لئے کیا۔ پس ہمیں کس قدر دعاؤں کی، ذکرِ الٰہی کی اور توبہ و استغفار کی ضرورت ہوگی۔ ضروری ہے کہ انسان کو جب بھی موقع ملے۔ تھوڑا یا بہت۔ اسے صرف اس کام کے لئے صرف کر دے کہ اللہ تعالیٰ کا حق بھی اس کے بندوں پر ہے۔ خدا تعالیٰ سے محبت کا دعویٰ تو ہو مگر اوقات ذکرِ الٰہی سے خالی ہوں یہ کیسے ہو سکتا ہے ع

"دل میں ہو عشقِ صنم لب پہ مگر نام نہ ہو"

بلکہ جس کے ساتھ محبت ہو اس کا ذکر تو انسان بار بار کرتا ہے اور یہی بھید یہاں ہے کہ انسان اللہ تعالیٰ کا ذکر ہر آن کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ مجھے بھی اور تمام اکنافِ عالم میں بسنے والے احمدیوں کو اس بات کی توفیق عطا فرمائے ہمارے عیوب کی پردہ پوشی فرمائے اور جو بھی ہم اس کے حضور پیش کریں اسے وہ قبول فرمائے کہ یہی ہم سب کے لئے بڑی سعادت ہے۔

اللّٰھم آمین

خدا تعالیٰ کی رضا کے حصول کا ذریعہ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے وقفِ جدید کے انیسویں سال کا آغاز کرتے ہوئے فرمایا:-

"خدا تعالیٰ کے پیار کے حصول کے دروازے آج بھی اسی طرح کھلے ہیں جس طرح پہلے کھلے تھے مگر اس کے لئے ان قربانیوں کی ضرورت ہے جو پہلوں نے دیں اور پہلوں نے جو قربانیاں دیں جب ہم سوچتے ہیں تو ایک طرف تو ان پر رشک پیدا ہوتا ہے اور دوسری طرف دل سے ان کے لئے بے حد دعائیں نکلتی ہیں۔"

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۲ر جنوری ۱۹۷۶ء)

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے اس ارشادِ گرامی کی روشنی میں ناظمینِ اضلاع و زعماء کرام انصار اللہ سے گزارش ہے کہ براہِ مہربانی خدا تعالیٰ کے پیار کے حصول کی نیّت سے

۱۔ اپنے اپنے حلقہ میں وقفِ جدید کے معاونینِ خصوصی کی تعداد بڑھائیں۔

۲۔ جو احباب کسی وجہ سے اب تک چندہ وقفِ جدید کا وعدہ درج نہیں کرا سکے ان سے وعدہ لیں اور مرکز میں بھجوا دیں۔

۳۔ چندہ وقفِ جدید کی وصولی کی طرف پوری توجہ مبذول فرما کر جمع شدہ بلا تاخیر ماہ بماہ مرکز میں بھجوائیں۔

جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

(قائد وقفِ جدید انصار اللہ مرکزیہ)

درخواستِ دعا

مجلس انصار اللہ دار الرحمت غربی ربوہ کے رکن مکرم چوہدری محمد ابراہیم صاحب پنشنر (ملٹری) عرصہ سے گلے اور جبڑے میں تکلیف کی وجہ سے بیمار چلے آرہے ہیں۔ سی۔ ایم۔ ایچ راولپنڈی میں زیرِ علاج ہیں حال ہی میں ایک اپریشن کے ذریعہ جبڑے کی ہڈی کا ایک حصّہ نکال دیا گیا ہے۔ مکرم چوہدری صاحب کی بیماری کی وجہ سے انکی بیوی اور بچے پریشان ہیں۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں کامل و عاجل صحت عطا فرمائے اور ان کی جملہ پریشانیوں کو دُور کرے۔ آمین

(سلطان احمد پیر کوٹی زعیم مجلس انصار اللہ دار الرحمت غربی ربوہ)

(۲) میرے والد محترم عبدالرحیم صاحب دیانت درویش کے متعلق بذریعہ تار و ٹیلیفون یہ اطلاع موصول ہوئی ہے کہ وہ زیادہ علیل ہیں اور انہیں امرتسر ہسپتال میں داخل کیا گیا ہے۔

احبابِ جماعت سے ان کی صحتِ کاملہ و عاجلہ کے لئے عاجزانہ درخواستِ دعا ہے۔

(امۃ اللطیف خورشید)

(۳) خاکسار کی والدہ محترمہ اور بچی بیمار ہیں۔ احبابِ جماعت سے دعا کی دردمندانہ اپیل ہے۔ خداوند کریم صحتِ کاملہ عطا فرمائے اور خاکسار کی پریشانیوں کو دُور فرمائے۔

(محمود انور انسپکٹر وقفِ جدید ربوہ)

تلاشِ گمشدہ گھڑی

خاکسار کی ایک گھڑی ویسٹ اینڈ واچ جمعرات کو ربوہ میں تانگہ پر سفر کرتے ہوئے کہیں گر گئی ہے اگر کسی دوست کو ملے تو مندرجہ ذیل پتہ پر پہنچا کر ممنون فرمائیں۔

اللہ یار ناصر

معرفت مومن کلاتھ ہاؤس گولبازار ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مولانا ابو العطاء صاحب فاضل جالندھری مرحوم کا ذکر خیر

(مکرم چودھری عبد الکریم خان صاحب کاٹھگڑھی شاہد۔ ربوہ)

ہمارے نہایت شفیق و مہربان بزرگ استاد خالد احمدیت محترم مولانا ابو العطاء صاحب فاضل جالندھری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا وصال قبل جب ۳۰ مئی ۱۹۷۷ء کو انتقال پُر ملال ہوا، اس وقت خاکسار اپنی دیرینہ مرض کے باعث ریڈیم وارڈ میو ہسپتال لاہور میں داخل تھا۔ طویل بیماری اور شدید کمزوری کی وجہ سے (باوجود کئی بار ارادہ کرنے کے) خاکسار محترم مولانا صاحب مرحوم کا ذکر خیر تحریر نہیں کر سکا۔ اب اللہ تعالیٰ نے توفیق عطا فرمائی ہے اس لئے آپ کی حیات طیبہ کے بعض اوصاف حمیدہ سپرد قلم کئے جا رہے ہیں۔ والحمد للہ علیٰ ذالک۔

شاگرد اور استاد کا مقدس رشتہ

شاگرد اور استاد کا نہایت اہم، بڑا مقدس اور قابلِ قدر رشتہ ہوتا ہے شفیق استاد اپنے شاگرد کا ہمدرد و خیر خواہ ہوتا ہے۔ اور سعادت مند شاگرد بھی اپنے مہربان استاد کی عزت و توقیر کرتا ہے۔ اس کے دل میں اپنے استاد کی بڑی قدر ہوتی ہے اور وہ اپنے استاد کی رہنمائی سے پورا پورا فائدہ اٹھاتے ہوئے تحصیلِ علم میں ترقی کی منزلیں طے کرتا جاتا ہے۔ یہ ضروری ہے کہ استاد اور شاگرد کا یہی رابطہ عمر بھر قائم رکھا جائے۔ الحمد للہ ثم الحمد للہ کہ خاکسار ناچیز اور خاکسار کے رفقاء تمام شاگردوں کے دلوں میں اپنے نہایت مہربان و محبوب فاضل استاد محترم مولانا ابو العطاء صاحب مرحوم کی بڑی تعظیم تھی۔ موصوف بھی ہمارے ساتھ غیر معمولی طور پر شفقت کا اظہار فرمایا کرتے تھے۔ غرضیکہ ہمارے اور محترم مولانا صاحب کے درمیان گہرا مخلصانہ و مشفقانہ روحانی رشتہ تھا جو نہ صرف تحصیل علم کے دوران رہا بلکہ جامعہ احمدیہ سے فارغ ہونے کے بعد بھی ساری زندگی قائم رہا۔

مرحوم کی خداداد علمی فضیلت اور پاکیزہ اوصاف

جامعہ احمدیہ احمد نگر (جبکہ قیام پاکستان کے بعد جامعہ احمدیہ کئی سال احمد نگر نزد ربوہ میں ایک بہت ہی معمولی سادہ سی عمارت میں قائم رہا) میں تعلیم کے دوران میں استاذ المحترم محترم مولانا صاحب کو بہت قریب سے دیکھنے کا موقع ملا۔ آپ جامعہ احمدیہ کے پرنسپل تھے۔ آپ کے اوصاف حمیدہ اور خداداد زبردست علمی قابلیت کا مشاہدہ و تجربہ ہوا۔

مرحوم اللہ تعالیٰ کے فضل سے ایک جید اور متبحر عالم تھے اور عالم بھی خشیت اللہ کی روحانی صفت کے حامل، عالم باعمل اور مبلغ اسلام تھے۔ آپ صرف درسگاہ کے دائرہ ہی میں کامیاب نہیں تھے بلکہ تبلیغی میدان کے بھی ایک قابلِ رشک فتح نصیب بہادر مجاہد تھے۔ ایک عالمِ دین اور مبلغ اسلام میں جو خصوصیات ہونی چاہییں، جتنے جوہر ایک خادمِ دین کے اندر موجود ہونے ضروری ہیں، وہ سب ان میں بدرجۂ اتم موجود تھے عظیم الشان اور کامیاب ترین مقرر، مناظر، صحافی اور قابل ترین مصنف تھے۔ تقریر و تحریر دونوں کے دھنی تھے۔ یہ ملکے اللہ تعالیٰ نے خاص طور پر ان کو عطا کئے تھے۔ آپ کی جملہ تصنیفات اعلیٰ پایہ کی علمی تصنیفات ہیں جن میں "تبراس المومنین" (ایک سو تربیتی اور اخلاقی احادیث نبویؐ کا مجموعہ) "تفہیمات ربانیہ" اور "مباحثہ مصر" کو علمی طبقہ میں بہت شہرت حاصل ہے۔ متعدد تقریری و تحریری مناظرات، مباحثات کئے۔ ہر موقع پر اللہ تعالیٰ نے ان کو کامیابی سے سرفراز فرمایا۔ مباحثہ و مناظرہ (تقریری و تحریری) میں علمی و تحقیقی دلائل کی رو سے اپنے مدمقابل پر حاوی رہتے۔

مناظرہ و تقریر کے دوران عموماً کئی لوگ ترکی بہ ترکی جواب دیتے ہوئے اخلاقی حدود کو پھلانگ جایا کرتے ہیں مگر مرحوم بہت ہی محتاط رہتے۔ اسلامی اخلاق اور تقویٰ کے دامن کو بالکل ہاتھ سے نہیں جانے دیتے تھے۔ سمجھدار اور نیک طبائع ان کی اخلاقی بلندی سے متاثر ہوئے بغیر نہیں رہتی تھیں۔ ان کا اندازِ بیان بڑا شستہ، دل کو لبھانے والا اور بالکل منفرد رنگ کا تھا۔ نہایت متانت و وقار کے ساتھ معرفت سے لبریز تقریر فرماتے جچے تلے الفاظ کی خوب آمد ہوتی۔ ہر لفظ با موقع اور اپنے محل پر چسپاں اور خوبصورت نظر آتا۔ طبعی طور پر زبردست روانی تھی۔ مضمون میں ٹھیک ٹھیک ترتیب و ربط برقرار رہتا۔ تمام کڑیاں باہم ملتی چلی جاتی تھیں۔ تسلسل ٹوٹتا نہیں تھا۔ کوئی الجھاؤ نہیں تھا۔ ہر پہلو کو شرح و بسط کے ساتھ مدلل بیان کرتے۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں قادر الکلام اور فصیح البیان بنایا تھا۔ یہی وجہ ہے کہ ان کی تقریر اعلیٰ علمی طبقے میں بہت زیادہ پسند کی جاتی تھی۔ سیدنا حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث مبارکہ ہے "اِنَّ مِنَ الْبَیَانِ لَسِحْرًا" کہ یقیناً بعض تقریریں تو جادو ہوتی ہیں"۔ محترم مولانا ابو العطاء صاحب کی تقریر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اس مبارک فرمان کی عین مصداق تھی۔ روحانیت سے معمور، پُرتاثیر و دلنشین ہوتی۔ چہرہ جگمگ جگمگ کرتا تھا۔ یوں محسوس ہوا کرتا تھا کہ خوش نما و خوشبودار پھول جھڑ رہے ہیں۔ سامعین ہمہ تن گوش ہوتے اور ان پر وجد و سرور کی کیفیت طاری ہو جاتی۔ مرحوم و مغفور نے بھی دینی علوم کے ماہر مسیح محمدی (علیہ السلام) سے فیض یاب بزرگ شخصیات سے اکتساب علم کیا۔ اور پھر اللہ تعالیٰ نے انہیں بھی اپنے وقت پر ایک ماہر استاد اور نابغہ روزگار عالمِ دین بنایا۔

خاکسار یہ عرض کر آیا ہے کہ مرحوم عالم باعمل اور نہایت خلیق انسان تھے۔ ہر ایک کے ساتھ شفقت و ہمدردی، غریبوں، مسکینوں کی اعانت و دلجوئی، فراخدلی، خندہ پیشانی، شگفتہ مزاجی اور حاضر جوابی ان کے ممتاز اوصاف تھے۔ نفاست پسند مگر سادہ طبیعت تھی۔ اور مومنانہ فراست حاصل تھی۔ پاکیزہ اور مضبوط کردار کے مالک تھے۔ کبر و خود نمائی سے کوسوں دور۔ غریب نواز اور امیر و غریب کا لحاظ کئے بغیر حد درجہ ملنسار تھے۔ اسی کا نتیجہ تھا کہ مقبولِ خاص و عام اور سب کے ہر دلعزیز تھے اور ہر دلعزیز رہیں گے (انشاء اللہ تعالیٰ)۔ دعاگو، عابد و زاہد تھے سابق بالخیرات تھے۔ کسی چھوٹی سی چھوٹی نیکی اور خدمتِ انسانیت والے کام کی ادائیگی سے بھی نہیں چوکتے تھے۔ اکثر لوگ بلکہ بعض عالم بھی بعض نیکیوں کو نوافل اور فرضِ کفایہ سمجھ کر (بغیر کسی حقیقی عذر کے) ان سے پہلو تہی کر کے ثواب سے محروم ہو جاتے ہیں لیکن مرحوم عموماً ایسے نیک مواقع کو ضائع نہیں جانے دیتے تھے بلکہ ہمیشہ مقدور بھر بالالتزام ان نفلی نیکیوں کو سرانجام دینے کی کوشش فرماتے تھے۔ خاکسار نے اکثر دیکھا کہ صدمہ، موت فوت کے موقع پر مقامی طور پر بھی یا باہر سے کوئی جنازہ آتا تو محض زبانی تعزیت کو ہی کافی نہ سمجھتے بلکہ نماز جنازہ میں شامل ہوتے اور جنازہ کے ساتھ قبرستان تک جاتے اور تدفین مکمل ہونے تک وہاں موجود رہتے جس سے غم رسیدہ افراد کے غم کا بوجھ کافی ہلکا ہو جاتا اور وہ بہت متاثر ہوا کرتے۔ یہ حسین وصف آپ کے اندر بہت نمایاں تھا۔ آپ کی یہ مبارک عادت آخر عمر میں بھی قائم رہی یہاں تک کہ اس وقت بھی جب مرحوم کے گھٹنوں میں درد کی تکلیف شروع ہو گئی تھی۔

مولانا مرحوم کی غیر معمولی عربی دانی کا ایک نہایت دلچسپ واقعہ

زبان عربی پر بڑا عبور رکھتے تھے۔ عربی بولنے میں بڑی مہارت حاصل تھی۔ اس سلسلہ میں ایک بڑا دلچسپ اور شاندار واقعہ ہے۔ ہم نے ۱۹۵۰ء میں پنجاب یونیورسٹی سے مولوی فاضل کا امتحان دینا تھا۔ مولوی فاضل کے امتحان کا انشاء (عربی میں مضمون نویسی) کا پرچہ ان دنوں مشکل ترین ہوتا تھا کیونکہ اس پرچہ میں صرف ایک ہی سوال ہوتا تھا یعنی صرف عربی میں کسی ایک عنوان پر مضمون لکھنا ہوتا تھا۔ امتحانی پرچہ میں اگر سوالات ایک سے زائد ہوں تو طالب علم کئی سوالوں کو حل کر کے تھوڑے تھوڑے نمبر لے کر مجموعی طور پر پاس ہونا قدرے آسان سمجھتا ہے لیکن جب پرچہ میں سوال بھی ایک ہی ہو تو بڑی دقت کا سامنا ہوتا ہے۔ انشاء عربی میں پاس ہونا بھی لازمی تھا اور سوال بھی ایک ہی ہوتا تھا۔ سو اس موقع پر امتحان مولوی فاضل سے قبل تیاری کے دوران طلبہ کی خواہش پر مرحوم و مغفور نے اپنے گھر پر اپنے شاگردوں کو عربی میں چند مضامین لکھوائے ہم سب اپنے شفیق استاد کے پاس روزانہ جاتے۔ آپ بڑے قادر الکلام تھے۔ فی البدیہہ عربی بولتے جاتے تھے اور ہم لکھتے جاتے۔ ہم حیران ہوتے تھے کہ مسلسل بغیر کسی رکاوٹ کے بولتے چلے جا رہے ہیں۔ فَسُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ سُبْحَانَ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ۔ اللہ تعالیٰ کی شان دیکھیں کہ جو مضامین محترم استاذی مرحوم نے لکھوائے تھے انہی میں سے انشاء عربی (یعنی مضمون نویسی) کے پرچہ میں ایک عنوان آ گیا یعنی الحجاب الاسلامی (اسلامی پردہ)۔ یہ مضمون بھی محترم مولانا نے ہمیں لکھوایا ہوا تھا اور ہم نے اچھی طرح سمجھ کر یاد کیا ہوا تھا چنانچہ اللہ تعالیٰ کی

نصرت سے ہم نے وہ مضمون عمدگی سے لکھ دیا اور اس طرح ہم کامیاب ہو گئے۔ یہ واقعہ استاذی مرحوم کی علمی بصیرت، مومنانہ نورِ فراست اور تعلق باللہ کا ایک ناقابلِ فراموش واضح ثبوت ہے۔ فَتَبَارَكَ مَنْ عَلَّمَ وَتَعَلَّمَ۔

غیر معمولی شفقت و ایثار کا نمونہ

ہمارا غریب خانہ بھی (ہجرت کے بعد) احمدنگر میں تھا۔ (باقی اکثر طلباء جامعہ کے ہوسٹل میں رہتے تھے) ۱۹۵۱ء کے اواخر میں خاکسار کے والد بزرگوار (چوہدری عبدالعزیز خان صاحب کاٹھ گڑھی) گھر پر نہیں تھے۔ ان کی عدم موجودگی میں اچانک دادی جان بیمار پڑ گئیں اور چوبیس گھنٹے کے اندر ہی وفات پا گئیں۔ خاکسار کی والدہ صاحبہ بھی بیمار اور دماغی کمزوری کے باعث معذور تھیں۔ اس وقت خاکسار گھر پر اکیلا تھا۔ دادی جان مرحومہ موصیہ تھیں تجہیز و تکفین اور قبرستان موصیان ربوہ میں تدفین وغیرہ امور کا انتظام کرنا تھا۔ بچپن اور ناتجربہ کاری کے باعث خاکسار اس موقع پر بے حد پریشان تھا۔ اس وقت استاذی المحترم مولانا ابوالعطاء صاحب مرحوم نے خاکسار کے ساتھ بڑا ہی پُرشفقت تعاون فرمایا۔ جس کے نتیجہ میں خاکسار کا بوجھ بہت ہلکا ہو گیا تھا۔ جنازہ احمدنگر سے شام کو غروبِ آفتاب کے بعد بہشتی مقبرہ ربوہ لایا گیا۔ مرحوم مولانا بھی تدفین کے لئے ربوہ پہنچے اور تدفین سے فارغ ہو جانے کے بعد پھر واپس تشریف لے گئے۔ فجزاہ اللہ تعالیٰ احسن الجزاء۔

اسی طرح ایک اور واقعہ بھی خاکسار کے ساتھ پیش آیا تھا جس نے خاکسار کے دل پر گہرا اثر ڈالا تھا۔ وہ یہ ہے کہ ۶۶-۱۹۶۵ء میں ہمارے احمدنگر والے مکان کے متعلق پڑوسیوں کے ساتھ حقوقِ ملکیت کا تنازعہ پیدا ہو گیا تھا۔ یہ ایک چھوٹا سا کچا مکان احمدنگر (نزد ربوہ) کی مہاجرین کی مقامی انتظامی کمیٹی نے خاکسار کے والد صاحب کو دیا تھا۔ عاجز کے مولوی فاضل اور شاہد کا امتحان پاس کئے جانے کے بعد جب خاکسار کو بیرون مرکز میدانِ عمل میں اصلاح و ارشاد کی ڈیوٹی بجالانے پر مقرر کر دیا گیا تو ہم نے متذکرہ مکان ان پڑوسیوں کو امانتاً عارضی طور پر دے دیا تھا کہ بوقت ضرورت ہم لے لیں گے۔ جب ہمارے مطالبہ پر پڑوسیوں کی آنکھیں بدل گئیں اور ان کے انکار پر تنازعہ شروع ہو گیا تو نظارت امور عامہ نے صحیح حالات سے آگاہ ہونے کے لئے مرحوم مولانا ابوالعطاء صاحب کو کہا کہ چونکہ وہ انتظامی الاٹمنٹ کمیٹی کے ممبر تھے اس لئے وہ امرِ واقعہ اور اصل حقائق سے مطلع فرمائیں۔ باوجود اس کے کہ آپ بہت مصروف الاوقات تھے اور سلسلہ عالیہ احمدیہ کی طرف سے سپرد کردہ فرائض ادا کرنے پر مامور تھے پھر بھی خاکسار کے ہمراہ احمدنگر تشریف لے گئے۔ لاری میں سیٹ نہ ملنے کے باعث کھڑا ہونا پڑا اور انہوں نے یہ تکلیف محض اپنے ناچیز شاگرد کے لئے برداشت کی۔ احمدنگر کی مسجد احمدیہ میں بیٹھ کر جماعت کے پرانے ذمہ دار، سرکردہ احباب سے انہوں نے حالات دریافت کئے جنہوں نے متنازعہ مکان کے استحقاق ملکیت کے بارہ میں ہمارے حق کو درست قرار دے کر ہماری تائید میں بیان دیا بعد ازاں مرحوم خاکسار کے ساتھ ہی احمدنگر سے ربوہ آئے اور صحیح رپورٹ لکھ کر دی۔ گویا آپ نے بہت احتیاط سے کام لیا اور تحقیق کا موزوں طریق اختیار کر کے غیر جانبدار رہ کر نہایت دیانت دارانہ ادائیگی فرض کا اعلیٰ نمونہ قائم کیا۔ رضی اللہ عنہ والحمد للہ علی ذلک۔

(باقی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اکنافِ عالم میں تبلیغ کا ذریعہ

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:۔

"دنیا میں روپیہ کے ذریعہ کبھی تبلیغ نہیں ہوتی اور جو قوم سمجھتی ہے کہ روپیہ کے ذریعہ وہ اکنافِ عالم تک اپنی تبلیغ کو وہ پہنچا دے گی، اس سے زیادہ فریب خوردہ، اس سے زیادہ احمق اور اس سے زیادہ دیوانی قوم اور کوئی نہیں .... زندگی کی علامت یہ ہے کہ تم میں سے ہر شخص اپنی جان لے کر آگے آئے اور کہے کہ .... یہ خدا اور اس کے رسولؐ اور اس کے دین اور اس کے اسلام کے لئے حاضر ہے۔ جس دن سے تم سمجھ لوگے کہ تمہاری زندگیاں تمہاری نہیں بلکہ اسلام کے لئے ہیں جس دن سے تم نے محض دل میں ہی یہ نہ سمجھ لیا بلکہ عملاً اس کے مطابق کام بھی شروع کر دیا، اس دن تم کہہ سکو گے کہ تم زندہ جماعت ہو۔"

(الفضل ۲۴ رجنوری ۱۹۳۵ء)

وکیل الدیوان تحریک جدید۔ ربوہ

جلسہ تقسیم انعامات

مورخہ ۱۳ رمئی ۱۹۷۹ء بعد نماز مغرب مسجد محلہ دارالبرکات ربوہ میں برکات بلاک کے اطفال کا سہ ماہی اجلاس زیر صدارت محترم صاحبزادہ مرزا غلام احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ منعقد ہوا۔ تلاوت، عہد اور نظم کے بعد مکرم خواجہ عبدالمومن صاحب ناظم اطفال ربوہ نے اطفال کو ضروری ہدایات دیں۔ اس کے بعد محترم صدر صاحب نے ربوہ کی جملہ مجالس میں اوّل آنے والی مجالس حلقہ دارالبرکات و ناصر ہوسٹل کو انعام عطا فرمایا۔ حلقہ دارالرحمت شرقی ب اور حلقہ دارالرحمت وسطی کو بالترتیب دوم اور سوم آنے پر اسنادِ خوشنودی عنایت فرمائیں اور اطفال کو قیمتی نصائح فرمائیں اس کے بعد مکرم ملک حبیب الرحمٰن صاحب صدر محلہ دارالبرکات نے مہمانِ خصوصی کا شکریہ ادا کیا۔ دعا کے بعد یہ اجلاس اختتام پذیر ہوا۔

(سیکرٹری اشاعت مجلس اطفال الاحمدیہ ربوہ)

اعلانات دارالقضاء

۱۔ مکرمہ ناصرہ بیگم صاحبہ مکان 8/18 دارالرحمت وسطی ربوہ نے درخواست دی ہے کہ میرے خاوند قریشی عطاء اللہ صاحب وفات پا گئے ہیں۔ قطعہ 8/18 واقع محلہ دارالرحمت ربوہ مرحوم کے نام الاٹ ہے۔ میرے علاوہ مرحوم کے درج ذیل وارثان بھی ہیں جنہیں قطعہ مذکور میرے بیٹے انعام اللہ صاحب ہاشمی کے نام منتقل کئے جانے پر کوئی اعتراض نہیں ہے۔ (۱) سعید احمد صاحب۔ (۲) رفعت محمود صاحب پسران مرحوم۔ (۳) امۃ الماجد صاحبہ۔ (۴) خالدہ صاحبہ۔ (۵) عابدہ صاحبہ دختران مرحوم۔ مرحوم موصی تھے اور مرحوم کا تمام حصہ جائیداد ادا ہو چکا ہے۔ وارثان میں سے کوئی موصی نہیں۔ لہٰذا استدعا ہے کہ قطعہ مذکور انعام اللہ صاحب ہاشمی کے نام منتقل کرنے کا فیصلہ صادر فرمائیں۔

اگر کسی وارث کو اس پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم تک اطلاع دی جائے

۲۔ مکرم چوہدری بشیر احمد صاحب C-124 ماڈل ٹاؤن لاہور نے درخواست دی ہے کہ میری اہلیہ محترمہ احمدی بیگم صاحبہ وفات پا چکی ہیں۔ قطعہ 12/3 محلہ دارالصدر ربوہ اور قطعہ 24/24 واقع محلہ دارالرحمت ربوہ مرحومہ کے نام الاٹ ہیں۔ میرے علاوہ مرحومہ کے درج ذیل وارثان بھی ہیں جنہیں قطعات مذکورہ بالا میرے نام منتقل کئے جانے پر کوئی اعتراض نہیں ہے۔

(۱) ظفر احمد چوہدری صاحب۔ (۲) چوہدری ناصر احمد صاحب۔ (۳) چوہدری انور احمد کاہلوں صاحب (۴) چوہدری رفیع احمد صاحب۔ پسران مرحومہ۔ (۵) امۃ السلام صاحبہ۔ (۶) امۃ القیوم صاحبہ (۷) امۃ الرؤف صاحبہ۔ دختران مرحومہ۔ (۸) ضیاء السلام مرحومہ دختر مرحومہ کے وارثان چوہدری سلیم احمد صاحب خاوند ضیاء السلام صاحبہ۔ ندیم احمد صاحب سلمان احمد صاحب پسران مرحومہ۔ صدف سلیم صاحبہ دختر مرحومہ۔ لہٰذا استدعا ہے کہ قطعات مذکورہ بالا میرے نام منتقل کرنے کا فیصلہ صادر فرمائیں۔ اگر کسی وارث وغیرہ کو اس پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم تک اطلاع دی جائے۔

(ناظم دارالقضاء۔ ربوہ)

آخری زمانہ کے عظیم الشان فتنہ کا علاج

حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا:۔

"قوم کا مفید وجود بننے کے لئے یہ روح نہایت ضروری ہے اور جو شخص قوم کا مفید وجود بننا چاہتا ہے ضروری ہے کہ وہ ایثار سے کام لے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں آخری زمانہ میں ایک نہایت عظیم الشان فتنہ نمودار ہو گا جو سب لوگوں پر چھا جائے گا اس وقت مومن وہی ہو گا جو ایثار کرے گا اور سمجھے گا کہ قوم کی اصلاح کے لئے ضروری ہے کہ میں اپنا حق چھوڑ دوں اور خلوت اختیار کر لوں۔ اصل بات یہ ہے کہ جب انسانی اخلاق میں تنزل پیدا ہو جاتا ہے تو عام طور پر انسان خواہ مخواہ ہر چیز کو اپنا حق تصور کر لیتا ہے اور ایثار کا لفظ کہہ کر اسے اس قسم کی حرکات سے روکا گیا ہے اگر کسی قوم کے افراد میں ایثار کا مادہ نہیں پایا جاتا تو وہ ٹکڑے ٹکڑے ہو جائے گی۔"

(الفضل ۲۸ اپریل ۱۹۶۱ء)

(قائد ایثار مجلس انصار اللہ مرکزیہ۔ ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

ضروری نوٹ :-

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز- ربوہ)

مسل نمبر ۲۴۰۸۳

مَیں ملک غلام احمد ارشد فاضل ولد حضرت مولوی نور محمد صاحب ملتانی قوم راجپوت پیشہ کتب فروش عمر ۷۰ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۸ $\frac{1}{49}$ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے:۔

۱۰ مرلہ زمین قطعہ $\frac{36}{19}$ دارالرحمت وسطی ربوہ مالیت -/۱۰،۰۰۰ روپے۔

مَیں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

مَیں اقرار قانونی اور شرعی کرتا ہوں کہ مجھے یا میرے کسی وارث کو کسی حالت میں کبھی بھی یہ حق نہ ہوگا کہ اپنا ادا کردہ چندہ وصیت یا ادا کردہ حصہ جائیداد کی واپسی کا مطالبہ کریں۔

اس وقت مجھے مبلغ بارہ سو روپے سالانہ آمد ہے مَیں تازیست اپنی سالانہ آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد ملک غلام احمد ارشد مولوی فاضل۔

گواہ شد ملک منصور احمد عمر ولد ملک غلام احمد ارشد - 13-A اکبر شل کالونی بہاولپور۔

گواہ شد عبد الشکور رجاوید ابن چوہدری عبد الجلیل خاں $\frac{20}{22}$ دارالرحمت شرقی ربوہ۔

مسل نمبر ۲۴۰۸۴

مَیں رحمت بی بی بیوہ میاں منگتے خاں صاحب قوم چوہان پیشہ × عمر ۷۰ سال بیعت ۱۹۳۷ء ساکن چونڈہ ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ $\frac{1}{28}$ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے:۔

ڈنڈیاں طلائی وزنی ایک تولہ مالیت سات صد روپے۔

انگوٹھی طلائی وزنی چار ماشہ مالیت -/۲۳۴ روپے۔

نقد -/۲۰۰ روپے

حق مہر بذمہ خاوند -/۳۲ روپے

مَیں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ -/۵۰ روپے آمد بصورت جیب خرچ ہے مَیں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

مَیں اقرار قانونی اور شرعی کرتا ہوں کہ مجھے یا میرے کسی وارث کو کسی حالت میں کبھی بھی یہ حق نہ ہوگا کہ اپنا ادا کردہ چندہ وصیت یا ادا کردہ حصہ جائیداد کی واپسی کا مطالبہ کریں۔

العبد رحمت بی بی بیوہ منگتے خان صاحب۔

گواہ شد صوفی محمد اسمٰعیل ولد میاں رحیم بخش صاحب امیر جماعت احمدیہ چونڈہ۔

گواہ شد غلام رسول ولد منگتے خان مرحوم انچارج دفتر لائبریری چونڈہ۔

مسل نمبر ۲۴۰۸۵

مَیں زبیدہ خاتون بیوہ محمد الطاف خان صاحب مرحوم قوم افغان پیشہ خانہ داری عمر ۶۳ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن پشاور ضلع پشاور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۶ $\frac{1}{28}$ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

حق مہر وصول شدہ -/۵۰۰ روپے۔

مَیں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ -/۵۰ روپے ماہوار آمد بصورت جیب خرچ ہے مَیں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

مَیں اقرار قانونی اور شرعی کرتی ہوں کہ مجھے یا میرے کسی وارث کو کسی حالت میں کبھی بھی یہ حق نہ ہوگا کہ اپنا ادا کردہ چندہ وصیت یا ادا کردہ حصہ جائیداد کی واپسی کا مطالبہ کریں۔

العبد زبیدہ خاتون بیوہ محمد الطاف خان صاحب مرحوم۔

گواہ شد۔ کاتب التحریر چراغ الدین مربی سلسلہ احمدیہ موصی ۳۸۶۸۔

گواہ شد نصیر احمد پسر موصیہ وصیت نمبر ۱۵۴۱۳۔ مسجد احمدیہ شہر پشاور۔

ادارئیہ

(بقیہ صفحہ ۲)

کے ساتھ ہے۔ تمام نیکیاں توبہ کی تکمیل کے لئے ہیں کیونکہ سب سے مطلب یہ ہے کہ ہم خدا سے نزدیک ہو جائیں۔ دعا بھی توبہ ہے کیونکہ اس سے بھی ہم خدا کا قرب ڈھونڈتے ہیں....

خدا سے دل لگانا ایسا ہوتا ہے جیسا کہ باغ میں وہ درخت ہوتا ہے جو باغ کی زمین سے خوب پیوستہ ہوتا ہے۔ یہی انسان کی جنّت ہے اور جس طرح درخت زمین کے پانی کو چوستا ہے اور اپنے اندر کھینچتا ہے اور اس سے اپنے زہریلے بخارات نکالتا ہے اسی طرح انسان کے دل کی حالت ہوتی ہے کہ وہ خدا کی محبّت کا پانی چوس کر زہریلے مواد کے نکالنے پر قوّت پاتا ہے اور بڑی آسانی سے اس مواد کو دفع کرتا ہے اور خدا میں ہو کر پاک نشوونما پاتا جاتا ہے اور بہت پھیلتا اور خوشنما سرسبزی دکھلاتا ہے اور اچھے پھل لاتا ہے۔ مگر جو خدا میں پیوستہ نہیں وہ نشوونما دینے والے پانی کو چوس نہیں سکتا اس لئے دم بدم خشک ہوتا چلا جاتا ہے آخر پتّے بھی گر جاتے ہیں اور خشک اور بدشکل ٹہنیاں رہ جاتی ہیں۔ پس چونکہ گناہ کی خشکی بے تعلقی سے پیدا ہوتی ہے اس لئے اس خشکی کو دُور کرنے کے لئے سیدھا علاج مستحکم تعلق ہے جس پر قانونِ قدرت گواہی دیتا ہے....

.... پہلا مرتبہ محبّت .... اس حالت سے مشابہ ہے جبکہ وہ (درخت کی طرح) زمین میں لگایا جاتا ہے۔ اور پھر دوسرا مرتبہ استغفار ہے جس سے یہ مطلب ہے کہ خدا سے الگ ہو کر انسانی وجود کا پردہ نہ کھل جائے اور یہ مرتبہ درخت کی اُس حالت سے مشابہ ہے جبکہ وہ زور کر کے پورے طور پر اپنی جڑ زمین میں قائم کر لیتا ہے اور پھر تیسرا مرتبہ توبہ جو اس حالت کے مشابہ ہے کہ جب درخت اپنی جڑیں پانی سے قریب کر کے بچّہ کی طرح اس کو چوستا ہے۔

غرض گناہ کی فلاسفی یہی ہے کہ وہ خدا سے جدا ہو کر پیدا ہوتا ہے لہٰذا اسے دُور کرنا خدا کے تعلق سے وابستہ ہے۔"

(سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب صفحہ ۳،۲)

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ وہ اخبار الفضل خرید کر پڑھے!

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اعلان برائے مبلغین / مربیان اندرون و بیرون پاکستان

ان دنوں وکالت تبشیر یہ کوشش کر رہی ہے کہ خلفاء سلسلہ عالیہ احمدیہ نے وقتاً فوقتاً مبلغین کو جو ہدایات فرمائی ہیں ان کو جمع کر کے یکجائی طور پر شائع کر دیا جائے جو مبلغین کے لئے ایک مشعل راہ کا کام دے۔

یہ ہدایات و نصائح بعض تو سلسلہ کے اخبارات و رسائل میں شائع ہو چکی ہیں جو ضبط تحریر میں لائی جا رہی ہیں لیکن بعض ہدایات ممکن ہے مبلغین کے ذاتی ریکارڈ میں ہی ہوں اور انہیں شائع نہ کیا گیا ہو لہذا اس اعلان کے ذریعہ ہر مبلغ و مربی سے درخواست کی جاتی ہے کہ ان کے پاس اگر کوئی ایسی نصائح موجود ہیں تو اُن کی نقل یا فوٹو سٹیٹ کاپی فوری طور پر دفتر تبشیر میں ارسال فرما کر ممنون فرمائیں۔

جماعت کے اگر کسی اور دوست کے پاس تبلیغ کے سلسلہ میں ایسی ہدایات موجود ہوں تو وہ بھی اس اعلان کے مخاطب ہیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

(وکیل التبشیر۔ ربوہ)

فضل عمر درس القرآن کلاس ۱۹۷۹ء

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے اعلان کیا جاتا ہے کہ امسال فضل عمر درس القرآن کلاس مورخہ ۲۸ر جولائی تا ۱۲ر اگست ۱۹۷۹ء مرکز سلسلہ ربوہ میں منعقد ہوگی انشاء اللہ تعالیٰ۔ لہذا جملہ امراء کرام / صدر صاحبان جماعت اور مربیان سلسلہ کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ اپنے حلقہ میں طلباء و طالبات کو کلاس میں شمولیت کیلئے تاکید فرمائیں۔ اس کلاس شمولیت کرنے والے طلباء کی فہرستیں نظارت اصلاح و ارشاد تعلیم القرآن صدر انجمن احمدیہ ربوہ میں اور طالبات کی فہرستیں حضرت صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ مرکزیہ ربوہ کی خدمت میں بھجوا دی جائیں۔

(ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد۔ تعلیم القرآن)

میٹرک کا امتحان دینے والے طلباء توجہ فرمائیں

ایسے احمدی طلباء جو اس سال میٹرک کا امتحان دے چکے ہیں اور وہ اپنی زندگی خدمت اسلام کے لئے وقف کر کے اعلیٰ دینی تعلیم کے حصول کے لئے جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے خواہش مند ہیں وہ مقامی جماعت کے امیر یا صدر صاحب کی معرفت وکالت دیوان تحریک جدید ربوہ کو اطلاع دیں تا انٹرویو سے پہلے ان کے وقف اور جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے متعلق ضروری کارروائی مکمل کی جا سکے۔

جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے لئے کم از کم میٹرک سیکنڈ ڈویژن ہونا ضروری ہے۔ اس لئے میٹرک کے امتحان کا نتیجہ نکلنے کے فوراً بعد اپنے نتیجہ امتحان کی بھی اطلاع دیں۔

جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے لئے انٹرویو انشاء اللہ موسم گرما کی تعطیلات کے بعد ماہ ستمبر میں ہوگا۔ معین تاریخ کا جلد اعلان کر دیا جائے گا۔ اور امیدواران کو بھی اطلاع کر دی جائے گی۔ انشاء اللہ۔

(قائم مقام وکیل الدیوان تحریک جدید۔ ربوہ)

درخواست ہائے دعا

۱۔ میری والدہ محترمہ پچھلے دنوں فالج کا شدید حملہ ہوا ہے اور وہ سی۔ ایم۔ ایچ لاہور میں زیر علاج ہیں۔ ابھی تک حالت خطرے سے باہر نہیں۔ احباب کی خدمت میں درخواست ہے کہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے شفائے کاملہ عطا فرمائے آمین۔ (محمود احمد ملک نائب قائد خدام الاحمدیہ ضلع گوجرانوالہ)

۲۔ میرے بھتیجے محمد علی خان بعارضہ فالج بیمار ہوئے تھے۔ اب ہسپتال سے گھر آ گئے ہیں مگر ابھی پیروں میں چلنے کی طاقت نہیں آئی ہے۔

علاوہ ازیں میرے دیور محمد ع۔ خان ایڈووکیٹ کراچی ایک لمبے عرصہ سے بیمار ہیں۔ احباب جماعت سے دونوں کی صحت کاملہ و عاجلہ کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

(امۃ الرحمٰن۔ دار الرحمت وسطی ربوہ)

صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ

انوار قرآنی کو ہم نے دنیا میں پھیلانا ہے

ہر احمدی کی دلی خواہش اور تڑپ یہ ہے کہ سب سے پہلے وہ خود انوار قرآنی سے اپنے دل کو منور کرے اور پھر اس نور کو دنیا کے ہر ملک اور ہر فرد تک پہنچانے کیلئے ہر ممکن قربانی اور جدّ و جہد کرے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ نے انوار قرآنی کو دنیا کے ہر ملک میں اور ایسی زبان میں جسے وہاں کے لوگ سمجھ سکیں پھیلانے کے لئے جو جہاد شروع کر رکھا ہے اس میں حضور کے ساتھ تعاون کرنا ہر احمدی کا فرض ہے۔ آپ کا منشاء یہ ہے کہ ہم قرآن عظیم کا متن اور اس کا ترجمہ اور تفسیر ہر فرد تک پہنچا دیں تاکہ کوئی سعید روح اس وجہ سے حق کو قبول کرنے سے محروم نہ رہ جائے کہ اللہ تعالیٰ کا پیغام اُس تک نہیں پہنچا۔ اِس مہم کو کامیاب بنانے کے لئے صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ کو مضبوط بنایئے۔ (سیکرٹری صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ)

دعائے مغفرت

ہماری پیاری اُمّی جان تقریباً ۸۰ سال کی عمر میں ۲۷ر مئی کو لندن میں وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ مرحومہ ۱۹۳۸ء سے موصیہ تھیں۔ فی الحال انہیں لندن میں ہی دفن کیا گیا ہے۔

لندن میں سال بھر کی طویل بیماری اور قدرے معذوری کے دوران دیگر بہن بھائیوں اور عزیزوں کے علاوہ ہماری عزیزہ بہن زبیدہ بیگم سلمہا نے بالخصوص ان کی انتہائی جانفشانی اور خلوص سے خدمت کی۔ حضور ایدہ اللہ اور احباب جماعت کی خدمت میں ہمارا سوگوار خاندان اُمّی جان کیلئے مغفرت اور بلندیٔ درجات کی دعا کی درخواست کرتا ہے۔

(نصیر احمد شاہ۔ ۲۹۹۔ غازی روڈ۔ سی ۱۲۔ لاہور کینٹ)

○ وی سی آر ○ ٹیلیویژن ○ ٹیپ ریکارڈ ○ ٹرانسسٹر
○ چینجر اور الیکٹرک ریڈیو کی معیاری مرمت کے سپیشلسٹ
ڈان — محلہ دار البرکات ربوہ

حضرت حکیم نظام جان ؒ کا
مشہور دواخانہ
○
مشہور دواخانہ رجسٹرڈ
چوک گھنٹہ گھر ○ گوجرانوالہ
فون نمبر ۴۲۸۴۲
ربوہ ○ بالمقابل ایوان محمود فون ۶۳۸
نگران
حکیم عبد الحمید ابن حکیم نظام جان ؒ
رجسٹرڈ درجہ اول

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴